امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری

امیر المؤمنین خلیفۂ راشد و برحق

# سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ناقدینِ خاسرین

سیدنا و امامنا حجۃ اللہ علی الناس قاسم العلوم النبویہ والخیرات والحسان امام عادل و برحق پیکر رشد و ہدایت امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناقدین غافلین بغبغاتے اور جگالی کرتے پھرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اجتہاد عنادی ہے

ان کا اجتہاد اقرب الی الخطاء ہے

وہ باطل ہیں وہ باغی ہیں

حضرت علی نیر اعظم ہیں

حضرت معاویہ جھلملاتے ستارے ہیں

حضرت معاویہ کے تفقہ کی کیا حیثیت ہے؟

حضرت معاویہ کو حضرت علی کے جوتوں میں جگہ مل جائے تو ان کے لیے سعادت ہے۔

یہ اور ایسی بیسیوں ھفوات زبان زد ناقدین خاسرین ہیں۔ ان تمام قلمی و لسانی زلتوں اور استخفافی لب ولہجہ کا جواب میں اپنی زبان میں دوں تو اسکو "صوت الحمیر" سمجھ کے آگے بڑھ سکتا ہوں لیکن وہ لوگ جن کے دل سینے میں اندھے ہوگئے ہیں، چشم بصیرت وا کریں اور بنوامیہ کے اس آفتاب جہاں تاب کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ لیجئے سیدنا وامامنا آیت من آیات اللہ حبر الامہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گواہی پڑھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں بعد کے تمام اسلاف کی کیا حیثیت باقی رہتی ہے؟ صحابہ قرآنی شخصیات ہیں، منصوص بزرگ ہیں، انتخاب الٰہی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت، ارشادات اور فیصلوں کے مقابلے میں ان کے بعد کسی بزرگ، عالم، محقق، مؤرخ، فقیہہ، قطب، سالک، مرشد اور صوفی کو یہ مقام حاصل نہیں کہ اس کی رائے کو حق و صواب کا معیار سمجھا جائے۔ صحابہ مجتہد مطلق ہیں۔ اُن کے مقابلہ میں کوئی مجتہد نہیں اور کسی غیر مجتہد کو مجتہد مطلق پر تنقید کا ہرگز حق نہیں۔ سوچیے اور فیصلہ کیجیے کہ ہماری پسندیدہ شخصیات دین میں، تاریخ میں معتبر ہیں یا صحابی؟

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر پہنچی تو فرمایا:

اللھم اوسع لمعاویۃ اما واللہ ماکان مثل من قبلہ ولایاتی بعدہ مثلہ قال ابن عباس اذ ذھب بنو حرب

اے اللہ معاویہ کے لیے وسعتیں پیدا فرما۔ خدا کی قسم نہ معاویہ سے پہلے ان جیسا کوئی تھا نہ بعد میں آئیگا۔ (انساب الاشراف جزثانی قسم رابع ص ۴)

ذهب علماء الناس ثم انشدَ متمثلاً
مغاض عن العوراء لا ينطقوا بها
واصل وارثات الحلوم الاوائل
(البدایہج ۸ ص۲۲۹)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ (۱) جب آل حرب ختم ہوجائیگی لوگوں میں علما ناپید ہوجائیں گے اور یہ شعر پڑھا، اندھوں سے بچتے ہوئے وہ ان سے ہم کلام نہیں ہوتے ورنہ دین کے اصل وارث تو پہلے لوگ ہی ہیں۔

## باب ذکر معاویہ

عن ابن مُلیکته قال اوتر معاویه بعد العشأبرکعته وعنده مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فقال دعه فانه قد صحب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہعلیه وسلم
(صحیح البخاری،جلداوّل صفحه ۵۳۱)
قال ابن ابی ملیکه قیل لابن عباس هل لک فی امیرالمومنین معاویه فانه ماواوترالابواحدة قال اصاب انه فقیه. (ایضاً)

(۲) فقیہ الامت سراج الائم امیرالمومنین سیدناوامامنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا تو ابن ابی ملیکہ نے شکایتاً یہ بات حبرالامت حضرت ابن عباس سے کہی۔ جناب امام ابن عباس نے فرمایا وہ فقیہ اور مرید مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرو۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہعلیه وسلم "احضروه امرکم واشهدوه امرکم فانه قوی امین" (البدایه جلد ۸ ص ۱۲۲)

(۳) حضور سرور کونین رسول الثقلین امام المشارق والمغارب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادعالی ہے "اپنے امور، معاملات کی انجام دہی کیلئے معاویہ کے پاس جاؤ۔ وہ قوی وامین ہیں۔"

سیدنامعاویہ رضی اللہ عنہ آل حرب ہیں، بحرالعلم ہیں، فقیہ الامت ہیں

یہ حوالے ان کور بصرانِ سقفِ محراب کی چند حیائی ہوئی نظروں میں نہیں آتے؟ نہ جانے یہ ناقدینِ خاسرین کس زاویہ نگاہ سے تاریخ وحدیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔
اب یہ کہا جائے کہ اور کوئی عالم نہیں یا کسی اور عالم وفقیہ کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں؟
یا یوں کہا جائے کہ حضور علیہ السلام نے لوگوں کے تمام امور کی انجام دہی کے لئے سیدنامعاویہ کو قوی وامین فرمایا، اب علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہ کی معاویہ کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے؟ کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی

بقیہ ص ۱۱ پر